پاکستان میں تعلیم کا بحران اوراس کے حل

"تعلیم " یہ وہ اہم لفظ ہے جس میں ہمارے مستقبل کو بہتر سے بہترین بنانے کی بے انتہا طاقت ہے۔ "تعلیم سب کے لیے بہت ضروری ہے اور یہ حق سب کو ملنا چاہیے" اس جملے سے ہم سب خوب آشنا ہیں لیکن کیا اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے؟ جواب ہو گا!جی ہاں ، لیکن یہاں میں یہ کہوں گی کہ ایسا نہیں ہے ۔ تعلیم کو بہتر کرنےکےلئےپاکستان میں تعلیم کے نام پر بہت سارو پیہ خرچ کیا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ تعلیم کے لیے بجٹ کی کوئی کمی نہیں اور اگر ہو بھی تو ہمیشہ کی طرح تعلیم کے نام پر امداد تو مل ہی جاتی ہے جیسا کہ ابھی پاکستان ریڈنگ پراجیکٹ جو کہ خصوصاً بلخصوص پاکستان میں اُردو کی پڑھائی اور لکھائی کو بہتر بنانے کے لیے متعارف کروایا گیاہے جس کی ایک وجہ " اُردو"کا پاکستان کی قومی زبان ہونا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ تعلیم کی اہمیت کو پروان چڑھانے میں قومی ز بان کا بھی کردار ہے ۔

ہمارے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کو لیے بہت سے" اساتذہ، لیڈرز، سرکاری ، غیر سرکاری ادارے اور انکے ساتھ ساتھ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد بھی کام کر رہی ہے۔نیشنل پلان آف ایکشن کے مطابق 6.7 ملین بچے جن کو پرائمری تعلیم کا حصہ ہونا چاہیے تھا ، سکول نہیں جا رہے اس کی وجہ ہے لا علمی، غربت، تعلیم تک مشکل رسائی وغیرہ وغیرہ۔۲۰۱۴ کے اثر سروے میں ملینیم ترقیاتی اہداف کے مطابق صرف 57 فیصد طلبہ(5 سے 9سال)زیرِ تعلیم آئے جبکہ ۱۹۹۱ میں یہ 46 فیصد کے تناسب سے تھا یہاں صرف 11 فیصد کے تناسب سے بہتری آئی۔ اس کی وجہ پڑھائی تک رسائی نہ ہونا ہے پاکستان میں پڑھائی تک رسائی نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں، جن میں سے ایک بچوں کا روزی کمانے کا ذریعہ ہونا بہت ہی عام بات ہے۔ والدین بچوں سے کام کروانے کے لئے مجبور ہیں کیونکہ اس مہنگائی کے دور میں بچوں کا مزدوری کرنا عام بات بن گیا ہے ایسے بچوں کے والدین کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرسکیں اس کے لئے ایک آسان حل آرٹیکل 25-A کے تحت تعلیم تک رسائی ہے۔ ایسے بچوں کو سکول میں اگر مفت اور معیاری تعلیم دی جائے تو نیا مسئلہ یہ سامنے آتا ہے کہ یہ بچے سکول تو جائیں گے لیکن اب ان کے گھروں کا چولہ کیسے جلے؟ اس کے لئے حکومت سے درخواست ہے کہ ایک بِل پاس کیا جائے جس کے مطابق ضرورت مند طلبہ کو وظیفہ کچھ رقم دی جائے جب تک وہ قانوناً کمانے کے قابل نہیں ہو جاتے تاکہ اُن کے اخراجات میں تھوڑی مدد مل سکے۔ اس طرح ہمارے بہت سے مسائل جیسے کہ بچوں کی پڑھائی، بال مزدوری وغیرہ حل ہوجائیں گے۔

پڑھائی کے دائرہ کو بڑھانے کے لئے جہاں مرد حضرات کام کر رہے ہیں وہیں ان کے شانہ بشانہ خواتین بھی برسرِپیکار ہیں۔ اس کارِعمل کو آگے جاری رکھنے کے لئے تعلیمِ نِسواں بھی بہت ضروری ہے کیونکہ وہ آج کی تعلیم یافتہ بیٹی ہمارا روشن کل ہے، لیکن ۲۰۱۲-۲۰۱۳ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی 48 فیصد (10 سال اور زیادہ عمر کی) لڑکیاں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں۔ ایک لڑکی کے لئے پڑھائی کتنی ضروری ہے بہت سے پراجیکٹ اس نعرہ کو بلند کر رہیں ہیں مزید اس کے لئے مختلف قسم کے تعلیمی مقابلے کرائےجائیں جن میں اُن لوگوں کو بطور مہمان بلایا جائے جو تعلیم کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں ہر علاقے کے ناظم، نائب ناظم، سیاسی لیڈر یا کوئی بھی ایسا

سدرہ اقبال

شخص جس کی بات کو مُہذب مانا جاتا ہو، اُن سے مدد لی جا سکتی ہے اگر وہ سمجھ لیں کہ "تعلیم کی اہمیت ایک لڑکی کے لئے کتنی اہم ہے"تو ہم اپنا پیغام پہنچانے میں کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔

پڑھائی کا میعار بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے پاکستان میں 74 فیصد بچے سرکاری سکولوں میں زیر تعلیم ہیں جبکہ کہ 26 فیصد بچے غیر سرکاری سکولوں سے وابستہ ہیں اتنی بڑی تعداد میں بچوں کے لئے تعلیم کا مواد بھی مفید ہونا چاہئے اس کے لئے اساتذہ کی بھرپور رہنمائی اور اُن کو نئے تدریسی گُر سکھانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ طلبہ کہ اُن کے معیار کے مطابق پڑھا سکیں اور ان کو نئی ٹیکنالوجی سے متعارف کروا سکیں۔

غیر سرکاری سکولوں میں بچوں کی اچھے طریقے سے تربیبت اور دیکھ بھال کی جاتی ہے نت نئے طریقوں کو بچوں کی پڑھائی میں شامل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بچے پڑھائی کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے ہیں ان سکولوں کی فیس زیادہ ہونے کی وجہ سے باقی بچے اس معیاری تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں اس لئے پڑھائی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کچھ اقدامات کرنے ضروری ہیں جن میں اساتذہ کی تدریسی تربیت سب سے ضروری ہے۔

انہی مسائل میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ پاکستان میں انصاف اور مساوات کا بہت حد تک فقدان ہے۔ غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت اور انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے عوام کا اعتماد، قانون اور انصاف سے اٹھ گیا ہے۔ یہ وہ نظام ہے جس میں غریب بچے کے لیے تعلیم حاصل کرنا ناممکن ہی نہیں بلکہ گناہِ کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس اجارادارى کے نظام کو بدلا جائے ، تعلیم جیسی پاکیزہ اور سانجھی میراث کو امارت کے شکنجے سے نکال کر ہر ایک کے لیے یکساں مہیا کیا جائے۔

1. تعلیم اس قدر سستی کر دی جائے کہ ہرکوئی اس تک باآسانی رسائی حاصل کر سکے۔
2. ایسے بچے جن کے والدین صرف اخراجات کے ڈر سے اپنے بچوں کا مستقبل تباہ کر دیتے ہیں، ان کے لیے وظائف کا اعلان کیا جانا چاہیے تاکہ صرف چند روپوں کی عدم دستیابی کسی مستقبل کو برباد نہ کر ے۔
3. تعلیم کے فروغ کے لیے بڑے بڑے سیمینارز میں روپیہ بہانے سے بہترہے کہ یہ پیسہ ان مستحق بچوں کو تعلیم کیلئے ملنا چاہیے جو حقیقی معنوں میں اسکے حقدار ہیں۔